کتاب : اصطلاحات حدیث (ترجمہ تیسیر مصطلح الحدیث
از ڈاکٹر محمود الطحان)

مترجم : محمد سعد صدیقی

ناشر : شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری ۔ باغ جناح ۔ لاھور

زیر نظر کتاب دراصل عربی تالیف تیسیر مصطلح الحدیث کا اردو ترجمہ ہے جس کے مصنف شامی عالم استاذ محترم ڈاکٹر محمود احمد الطحان ھیں ۔ ڈاکٹر صاحب عرصہ دراز مدینہ منورہ اور ریاض کی سعودی جامعات میں درس و تدریس میں مشغول رہے ھیں اور آج کل کویت یونیورسٹی سے وابستہ ھیں ۔ ڈاکٹر صاحب کا فن اصول حدیث سے عمومی طور پر اور علامہ خطیب بغدادی سے خصوصی تعلق ہے اور اسی تعلق کی بنا پر وہ خطیب بغدادی کی کتابوں کا ذکر خصوصیت سے کرتے ھیں اور انھی کو اپنے ڈاکٹریٹ کا موضوع بھی بنایا ہے ۔

ڈاکٹر محمود الطحان کی یہ کتاب اور دوسری کتاب جو کہ فن تخریج اور اسانید سے متعلق ہے ان دونوں کتابوں کو ان کی افادیت کی بنا پر قبول عام حاصل ھوا ہے اور اکثر جامعات میں شامل نصاب ھیں۔

زیر نظر دراصل اصول حدیث کی مشہور کتاب مقدمہ ابن الصلاح کا خلاصہ اور ترتیب جدید ہے ۔ مؤلف نے مختلف کتابوں سے استفادہ کرتے ھوئے اور مقدمہ ابن الصلاح کو بنیاد بناتے ھوئے اس کتاب کو جدید ذھن کیلئے ترتیب دیا ہے اور اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام معلومات کو چھوٹے چھوٹے اور مختصر حصوں میں تقسیم کرکے پیش کیا گیا ہے اور اس طرح نہایت عمدہ درسی انداز میں اصول حدیث کی تمام معلومات کو یکجا کر دیا گیا ہے ۔ اور

ہر تقسیم کے بعد اس میں تصنیف کردہ کتابوں کا ذکر بہت ھی مفید ہے۔

مصنف نے کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں حدیث کی مختلف حیثیتوں کو زیر بحث لایا گیا ہے اور ان کے رد و قبول پر گفتگو کی گئی ہے۔

دوسرے باب میں حدیث کے راویوں پر بحث کی گئی ہے۔ نیز علم جرح و تعدیل کے حوالے سے راویوں کو قبول یا رد کرنے کےقواعد و ضوابط بتائے گئے ھیں۔

تیسرے باب میں فن روایت، اس کے آداب اور طریقۂ کار پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں اسناد کو زیر بحث لایا گیا ہے اور اس سے متعلقہ گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

جہاں تک مترجم کا تعلق ہے تو انھوں نے بہت محنت اور جانفشانی سے اس اھم کتاب کا ترجمہ کیا ہے اور اردو تراجم کی فہرست میں ایک گراں قدر اضافہ کیا ہے اور وہ اس کے لئے بجا طور پر شکریہ کے مستحق ھیں ۔ خصوصاً کتاب کے تمام حوالوں کی مراجعت اور ان کی توثیق بہت اھم کام ہے۔ کتابوں کے تذکرہ کے ساتھ حاشیہ میں ان کے تراجم یا موجودہ حالت یا طباعت کے بارے میں قاری کو مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ھیں اور اس کے ساتھ ساتھ احادیث کی تخریج کرکے اصل کتاب میں پائی جانے والی کمی دور کر دی گئی ہے۔

آخر میں ایک نہایت مفید اشاریہ کے ذریعے اصطلاحات کے عربی تلفظ کو انگریزی میں منتقل کرکے ان کا ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے تاکہ انگریزی دان طبقہ بھی اس کتاب اور اس فن کی دیگر انگریزی کتابوں سے فائدہ اٹھا سکے ۔ میرے خیال میں آج کل کے کمپیوٹرائزیشن کے دور میں ضرورت ہے کہ اس قسم کی اصطلاحات

کو انگریزی کے قالب میں منتقل کر دیا جائے تاکہ ان فنون کو آسانی سے جدید انداز میں روشناس کرایا جا سکے. جیسا کہ آج کل مختلف ممالک میں کوشش کی جا رہی ہیں۔

ترجمہ میں زبان آسان اور بامحاورہ استعمال کی گئی ہے لیکن اس کے باوجود کئی جگہ ایسے عربی الفاظ اردو عبارت میں آ گئے ہیں جو کہ نہایت ثقیل اور مشکل معلوم ہوتے ہیں اور ترجمہ کا حق ادا نہیں ہوتا۔ بعض جگہ ترجمہ میں تساہل معلوم ہوتا ہے اور اصل عربی عبارت سے مطابقت معلوم نہیں ہوتی بطور مثال دیکھئے۔

صفحہ ۲۴ ۔ متن کی لغوی تعریف : ما صلب و ارتفع من الارض کا ترجمہ جس کو لٹکایا جائے یا جو زمین سے بلند ہو۔ یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ صلب کا معنی شدید اور قوی ہے۔

صفحہ ۲۵ ۔ حافظ کا دوسرے معنی کا ترجمہ صحیح نہیں کیا گیا۔

صفحہ ۴۰ ۔ المغفر کا ترجمہ رومال کیا گیا ہے حالانکہ مغفر آہنی خود کو کہا جاتا ہے۔

مستخرجات کا ترجمہ تخریجات کیا گیا ہے جبکہ مستخرج بذات خود ایک اصطلاح ہے اس کا ترجمہ تخریج نہیں کیا جا سکتا۔

صفحہ ٦٧ ۔ افد الحاجم والمحجوم کا ترجمہ صحیح نہیں ہے اور نہ ہی حاشیہ میں (حجامہ) کا اصل معنی بتایا گیا۔ اس لئے کہ عربی میں حجامت کا معنی وہ نہیں ہے جو کہ اردو میں ہے۔

صفحہ ۸۵ ۔ مدلس کا اصطلاحی معنی صحیح نہیں بیان کیا گیا۔

صفحہ ۸۹ ۔ دوسری سطر کا ترجمہ اصل عبارت کے مطابق نہیں ہے۔

صفحہ ۹۱ ۔ حدیث (رحم اللہ حارس الحرس) کا ترجمہ درست نہیں ہے۔

صفحہ ۱۳۴ ۔ (الموقوف) کی تعریف کا ترجمہ کیا گیا ہے : وہ روایت کہ جو کسی کا قول و فعل یا تقریر ہو. حالانکہ اس سے مراد کسی صحابی کا قول و فعل یا تقریر ہے۔

صفحه ۱۳٦ ـ حدیث (تقاتلون قوماً صغار الامین) کا ترجمه درست نهیں کیا گیا ـ

صفحه ۱۵٦ ـ حدیث (عمل هذا العلم من کل خلف عدوله ... الحدیث) کا ترجمه درست نهیں کیا گیا ـ

صفحه ۲۳۵ ـ عربی عبارت (واصیب فی فتار ظهره) کا ترجمه صحیح نهیں کیا گیا ـ فتار کا اصل مطلب ریڑھ کی هڈی ہے ـ

صفحه ۲۴۱ ـ (عبدالله بن المبارک کے قول کے مطابق چالیس سال) جبکه اصل قول میں صرف چار سال کا ذکر ہے ـ

اور اسی طرح بعض جگه عبارتوں کا ترجمه رہ گیا ہے مثلاً دیکھیئے : صفحه ۲۳ اور صفحه ۱۳۲ میں حدیث کی تعریف میں (اوصفه) کا ترجمه نهیں کیا گیا ـ صفحه ۵٦ ـ دوسری سطر : کیا صحیح کے لئے عزیز یعنی کم از کم دو سندوں کا هونا ضروری ہے ؟

اس کے بعد کی عبارتوں کا ترجمه رہ گیا ہے جس سے مذکورہ بالا سوال کا جواب حاصل نهیں هوا ـ

صفحه ۲۳۷ ـ المصنفات میں فقرة (ب) کا ترجمه نهیں کیا گیا ـ

عربی عبارات کی تصحیح کا خیال نهیں رکھا گیا جس کی وجه سے عبارت سمجھنے میں غلطی کا احتمال ہے ـ اس کی مثالیں اکثر عربی عبارتوں میں دیکھی جا سکتی هیں ـ

فاضل مترجم سے توقع ہے که وہ ترجمه اور کتابت کی اغلاط پر نظر ثانی کریں گے اور کتاب کا آئندہ ایڈیشن ان تمام اغلاط سے پاک هوگا ـ

کتاب کی کتابت مناسب ہے لیکن پروف ریڈنگ احتیاط سے نهیں کی گئی، طباعت اور جلد بندی معیاری ہے اور اس نسبت سے قیمت مناسب معلوم هوتی ہے ـ

سهیل حسن